جلد ۲۹ | ۱۸ شہادت ۱۳۲۰ ہش | ۲۰ ربیع الاول ۱۳۶۰ھ | ۱۸ اپریل ۱۹۴۱ء | نمبر ۸۶

جناب مولوی محمد علی صاحب سے ایک سوال

کیا جناب مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کے واقع میں پابند ہیں؟

کیا جناب مولوی محمد علی صاحب یہ یقین رکھتے ہیں کہ ہر غیر احمدی بڑا ہی بدبخت اور جن و انس میں سب سے بدطالع ہے؟

جناب مولوی محمد علی صاحب کی تمام تر کوشش ان ایام میں اس امر کی تائید میں صرف ہو رہی ہے۔ کہ وہ یہ ثابت کریں۔ کہ غیر احمدی فی الواقعہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک مسلمان ہیں۔ گو بوجہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان نہ لانے کے ان کا ایمان ناقص ہے۔ اور وہ کامل مومن یا کامل مسلمان نہیں ہیں۔ اور یہ کہ اس امر میں اور دیگر ایسے ہی امور میں جماعت احمدیہ کا مسلک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان اور عمل کے خلاف ہے۔

ان دعاوی کی تائید میں جناب مولوی محمد علی صاحب بہت کچھ لکھ چکے ہیں۔ اور کہہ چکے ہیں۔ اور باوجود اس کے کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے ان کی تحریروں اور تقریروں کے کافی وشافی جواب دیئے جا چکے ہیں۔ بلکہ خود ان کے مسلمات سے ان کے دعاوی کا باطل ہونا اور جماعت احمدیہ کے عقائد کی تصدیق ثابت کی جا چکی ہے۔ لیکن جناب مولوی صاحب کی ضد اور جوش بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے۔

ہم نہایت سنجیدگی اور ہمدردی کے ساتھ جناب مولوی صاحب کی خدمت میں ایک مشورہ پیش کرتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان تحریروں کا علیحدگی میں اور اطمینان سے یکجائی طور پر مطالعہ کریں جن میں حضور نے اپنے منکرین کا ذکر کیا ہے۔ اور ان تحریروں کی حقیقی روح کو اخذ کرنے کے بعد مسئلہ کفر و اسلام پر دوبارہ غور فرمائیں۔ شائد اللہ تعالےٰ اس طریق سے ہی ان کی راہ نمائی فرمائے۔ اور حقیقت ان پر آشکار ہو جائے۔

ہم مثال کے طور پر جناب مولوی محمد علی صاحب کی توجہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مندرجہ ذیل عبارت کی طرف منعطف کرتے ہیں۔ جو حضور علیہ السلام نے الھدیٰ کے صفحہ چار پر رقم فرمائی ہے۔ حضور تحریر فرماتے ہیں:-

> "اور فی الحقیقت دو شخص بڑے ہی بدبخت ہیں اور انس و جن میں سے ان سا کوئی بھی بدطالع نہیں۔ ایک وہ جس نے خاتم الانبیاءؐ کو نہ مانا۔ دوسرا وہ جو خاتم الخلفاء پر ایمان نہ لایا۔"

جناب مولوی محمد علی صاحب کا دعوےٰ ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہر تحریر کو سر آنکھوں پر رکھتے ہیں۔ کیا جناب مولوی صاحب حضور کی مندرجہ بالا تحریر کو بھی سر آنکھوں پر رکھنے کو تیار ہیں۔ اور یہ اعلان کرنے کے لئے آمادہ ہیں کہ گو میں غیر احمدیوں کو مسلمان ہی سمجھتا ہوں۔ لیکن میرا ایمان ہے۔ کہ ان میں سے ہر شخص بڑا ہی بدبخت ہے اور انس و جن میں سے کوئی بھی اس سا بدطالع نہیں۔ سوائے اس کے جس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں مانا۔ اور یاد رہے۔ کہ یہاں مخالفت۔ یا تکفیر۔ یا تکذیب کا سوال نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ صاف ہیں۔ کہ

وہ جو خاتم الخلفاء پر ایمان

نہ لایا۔ بڑا ہی بدبخت اور بدطالع ہے۔ اور اس جیسا کوئی بدطالع انس و جن میں سے نہیں۔ سوائے اس کے جس نے خاتم الانبیاءؐ کو نہ مانا۔

جناب مولوی محمد علی صاحب نے عرصہ سے حق کی قربانی کے عوض غیر احمدیوں کی خوشنودی حاصل کرنے کا رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ گو وہ خود تو غالباً اس سے منکر ہوں گے۔ لیکن ہم

آپ کے سامنے بطور کسوٹی کے یہ مطالبہ پیش کرتے ہیں۔ کہ گو آپ عقیدہ کے طور پر تو اس غلط نظریہ پر قائم ہیں۔ کہ غیر احمدی فی الحقیقت اللہ تعالےٰ کے نزدیک مسلمان ہیں۔ لیکن آپ غیر احمدیوں کی خوشامد کے الزام سے اپنے تئیں بری کر سکتے ہیں۔ اگر آپ ان کے متعلق علاً وہی پوزیشن اختیار کر لیں۔ جس کے اختیار کرنے کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو تعلیم دی ہے۔ اور فی الحال آپ یہ اعلان کر دیں۔ کہ میں غیر احمدیوں کو مسلمان تو سمجھتا ہوں۔ لیکن مطابق ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ لوگ بوجہ خاتم الخلفاء پر ایمان نہ لانے کے بڑے ہی بدبخت ہیں اور ان جیسا بدطالع انس وجن میں کوئی نہیں سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے خاتم الانبیاء کو نہیں مانا ؛

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ ارشہادت ۱۳۲۰ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق سوا نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو بخار اور اسہال کی شکائت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا کریں ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد کی تکلیف ہے۔ حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بھی علیل ہیں۔ صحت کے لئے دعا کی جائے

نشر و اشاعت کے سکرٹریوں کا انتخاب نہائت ضروری

مجلس مشاورت گزشتہ میں ایک نمائندہ صاحب نے بجٹ پیش ہونے کے وقت نشر و اشاعت کا جو بجٹ ۲۴۰۰ روپے رکھا ہوا تھا۔ اس کو زیادہ کرنے کی تحریک کی۔ جس کے جواب میں انہیں بتلایا گیا۔ کہ یہ بجٹ واقعی زیادہ ہونا چاہیئے۔ لیکن چونکہ یہ بجٹ سب کا سب مشروط بہ آمد ہے۔ یعنی یہ کل آمد نظارت دعوت و تبلیغ ہی کی تحریک پر دوست بطور **چندہ نشر و اشاعت** ادا فرماتے ہیں۔ اس لئے دوستوں کی اس طرف توجہ ہونے سے یہ بجٹ بڑھ سکتا ہے۔ یہ شکر کا مقام ہے۔ کہ احباب کی توجہ اس طرف بڑھ رہی ہے۔ لیکن جس قدر اس صیغہ کی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ ابھی اس حد تک احباب کی توجہ اور بڑھنے کی ضرورت ہے۔ امید ہے کہ دوست بہت جلد اس کمی کو پورا فرما دیں گے.

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے تبلیغ کے متعلق دس امور مشورہ کے لئے ایک علیحدہ میٹنگ میں پیش ہوئے تھے۔ جس میں ان دوستوں کو مدعو کیا گیا تھا۔ جو مشاورت کی سب کمیٹیوں کے لئے ممبر مقرر نہیں ہوئے تھے۔ یہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے مجلس مشاورت کے موقعہ پر پہلا اجلاس تھا۔ اور اس وجہ سے اس میں دوست کثرت سے تشریف نہیں لائے تھے۔ لیکن جس قدر دوست تشریف لائے انہوں نے اس اجلاس کی ضرورت کو تسلیم کیا۔ اور یہ ریزولیوشن پاس کیا کہ جلسہ سالانہ اور مجلس مشاورت بلکہ ہر اجتماع کے موقعہ پر ایسے مشوروں کے لئے اجلاس کا انعقاد کیا جاتا رہے ؛

نشر و اشاعت کے لئے ایک نمائندہ صاحب نے نہائت تاکید کے ساتھ تحریک کی۔ کہ نشر و اشاعت کا کام ایسا ہے۔ کہ اس کے لئے علیحدہ سیکرٹری م م

م م نشر و اشاعت بنائے جائیں۔ کیونکہ جو لٹریچر مہیا ہو۔ اس کو بہترین طریق پر تقسیم کرنا اور ہر موقعہ کے لئے لٹریچر مہیا رکھنا۔ بلکہ موقعہ ملنے پر صرف مفت تقسیم ہی پر اکتفا نہ کرنا بلکہ فروخت کرنا بھی اس کا کام ہو۔ اور نشر و اشاعت کے فنڈ کو بڑھانے کے لئے جماعت میں تحریک کرتے رہنا اس کا کام ہو۔ اس سے سیکرٹری تبلیغ کو مدد ملے گی۔ اور دونوں کی کوشش سے تبلیغ میں ترقی ہوگی ؛

پس جیسا کہ پہلے اعلان ہو چکا ہے۔ احباب اس عہدہ یعنی **سیکرٹری نشر و اشاعت** کا انتخاب بھی ضرور عمل میں لائیں۔ اور اگر کسی جماعت میں یہ عہدہ انتخاب سے رہ گیا ہو تو بعد میں انتخاب کر لیا جائے ؛

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ؛

1	Djomria Java. Singapur	22	Atmanah Bandoeng Java
2	Kanes "	23	Njimar "
3	Hdiga Sahib Tabora Africe	24	Hasijah "
4	Johari "	25	Saleh "
5	Mwuka "	26	M. Ines "
6	Athmani "	27	Tdi "
7	Salima "	28	Ngi "
8	Asmini "	29	R. Natapranira "
9	Angarani "	30	Dgo elwha "
10	Nangaja "	31	Dgokamikerdja Java.
11	Zaina "	32	Vadtai "
12	Hamyamegi "	33	Ngifhot "
13	Wangirenda "	34	Endi "
14	Sikngna "	35	Ngi Aminah "
15	Manokeshinde "	36	Ngi Melmoenal Java.
16	Fatima "		
17	Fausia "	37	R. Uanita "
18	Sadiki "	38	Uadosi "
19	Abbasi "	39	Rdsoeiastre "
20	Damilak padjagaenwey	40	Pjoendrili Sahib "
21	R. Anggasastra Bandoeng Java.	41	Ahmad Kartoebi "
		42	Poeninah Java.

دُعاء اور اُس کا محتاجانہ

از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

جب کوئی قوم منصۂ ظہور پر آتی ہے تو ابتداء میں اگر کوئی غلطی اس میں رائج ہو جائے۔ تو بعد میں اس کا دُور کیا جانا مشکل بلکہ ناممکن ہو جاتا ہے۔ کیونکہ پچھلے لوگ اگلوں کی اور آخرین سابقین کی نظیر پکڑتے ہیں۔ اور اس طرح غلطی خوردہ لوگ اپنی غلطی پر قائم ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ مسیح ناصری علیہ السلام کی حیات کا عقیدہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قریباً معاً بعد رائج ہو گیا تھا۔ کیونکہ اسلامی فتوحات کے سیلاب میں جب ہزاروں لاکھوں عیسائی اور یہودی اپنے اپنے مذہب کو چھوڑ کر اسلام میں داخل ہوئے۔ تو اس کثرت سے داخل ہوئے۔ کہ ان کے عقائد ان کے خیالات اور اُن کے اعمال کی پوری طرح پڑتال کر کے صحیح طور پر ان کی تربیت نہ کی جا سکے۔ اس لئے نومسلم عیسائیوں کے غلط خیالات مسیح علیہ السلام کے آسمان پر چڑھ جانے اور پھر کسی زمانہ میں وہاں سے اُترنے کے متعلق آہستہ آہستہ حسن ظنی کی بنا پر مسلمانوں میں رائج اور پھر پختہ ہو گئے۔ اور آج یہ مسئلہ حقیقتاً اللّٰھم انی اعوذ بک من فتنۃ المحیا والممات کے ایک معنوں کے مطابق حیات وممات کا ایک فتنہ ہے۔ جس نے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک سب مسلمانوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ اور جس کے ازالہ کے لئے ایک عظیم الشان مصلح کے بھیجنے کی ضرورت پیدا ہوئی۔ جس نے سارا عمر اس غلط عقیدہ کو جڑ سے کاٹنے میں گزار دی۔ تب جا کر یہ شجرۂ خبیثہ جڑ سے اکھڑ کر ایک دم زمین پر آ رہا۔ کہ آج کٹر سے کٹر وہابی ملا بھی بحث کے وقت کہہ دیتا ہے۔ کہ مسیح مُردہ ہو۔ یا زندہ۔ ہمیں اس سے کیا غرض۔ مناظرہ تو مرزا صاحب کی صداقت پر ہونا چاہیئے۔

غرض مذہبی جماعتوں کا یہ فرض ہوتا ہے۔ کہ وُہ ہر وقت اور خصوصیت سے ابتداء میں ہر عقیدہ۔ ہر خیال اور ہر عمل اور ہر طریق کی طرف پھونک پھونک کر قدم بڑھائیں کیونکہ اُن کے ہر عمل کی پچھلے لوگ تقلید کریں گے۔ اور اُن کے ہر خیال کو پچھلے لوگ ایک حجت قرار دیں گے۔ اسی ضمن میں احمدیہ جماعت کے احباب سے گزارش کرتا ہوں۔ کہ ہم لوگ قرونِ اوّل کے لوگ ہیں۔ ہزاروں نے ہم میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا۔ آپ کی مجلسوں میں شریک ہوئے۔ آپ کی ہر حرکت وسکون کے عینی گواہ بنے۔ اس لئے جو خیالات آج ہم میں رائج ہونگے۔ وُہ یقیناً پچھلوں کے لئے سند ہوں گے۔ اور جو اعمال آج ہم سے ظہور پذیر ہوں گے۔ یقیناً پچھلی نسلیں اُن کو ایک نمونہ قرار دیں گی۔ پس ہم لوگوں کو خیالات میں۔ اعمال میں۔ اخلاق میں عادات میں۔ رسوم میں اور تمام طور وطریق میں نہایت احتیاط سے رہنا چاہیئے۔ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ ہماری ذرا سی بے پروائی سے پچھلے لوگ مارے جائیں۔ اور ہماری ذرا سی بے توجہی سے ہمارے آنے والے وارث ہلاک ہوں۔ اس لئے ہماری رسوم وُہی ہونی چاہئیں۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تھیں۔ اور ہمارا طور وطریق وُہی ہونا چاہیئے۔ جو حضور علیہ السلام اور آپ کے صحابہ کا تھا۔ تا کہ ہم سچ مچ اس حدیث کے مصداق ہوں جس میں حضور نے فرمایا۔ کہ میری امت کے تہتر فرقے ہوں گے اور سب کے سب قابل سزا ہوں گے سوائے ایک فرقہ کے اور پھر اس کی علامت بتائی کہ وُہ فرقہ ناجیہ کون ہو گا؟ فرمایا:-

ما انا علیہ واصحابی

یعنی اس ناجی فرقہ کی یہ علامت ہے۔ کہ وُہ میرے اور میرے صحابہ کے طریق پر ہو گا۔ پس ہمارے تمام اقوال اور افعال قال اللہ اور قال الرسول کے مطابق ہونے چاہئیں اسی ضمن میں آج کی صحبت میں خاکسار یہ عرض کرتا ہے۔ کہ ہماری جماعت میں خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے دُعاء کو وُہی اہمیت دی جاتی ہے۔ جو قرآن کے فرمان اور حضور علیہ السلام کے عمل سے ثابت ہے۔ اور وُہ یہ کہ ہمارا تمام کاروبار اور ہماری تمام کارروائیاں کا انحصار دُعا پر ہے۔ ہمیں اپنا ہر کام شروع کرنے سے پہلے اُسی مالک الملک کے دروازہ پر گر جانا چاہیئے۔ جس کی مدد اور نصرت کے بغیر کوئی کام بابرکت نہیں ہوتا اور یہ خدا تعالےٰ کا فضل ہے۔ کہ ہم جاہل نیچریوں کی طرح قانونِ قدرت اور اس کے اسباب پر قطعاً بھروسہ نہیں کرتے۔ بلکہ ہمارا بھروسہ اور انحصار صرف اسی قادرِ مطلق کی ذات بابرکات پر ہے۔ جو یقیناً اس عالم کا رُوحِ رواں ہے اور زمین پر کوئی پتا نہیں گرتا۔ جب تک کہ آسمان سے اسے حکم نہ ہو۔ اور دُنیا کے سکون میں کوئی حرکت نہیں پیدا ہوتی۔ جب تک کہ حرکتوں کا مالک اس امر کا ارشاد نہ فرمائے۔ اور پھر وُہ حرکت کبھی ساکن نہیں ہوتی جب تک کہ اُس قادر کی مرضی نہ ہو۔ غرض ہم لوگ اپنے ہر کام ہر مشغلے ہر حرکت اور ہر سکون میں اُٹھتے بیٹھتے۔ چلتے پھرتے اور سوتے جاگتے۔ غرض ہر وقت اور ہر جگہ محض خدا سے دُعاء اور اُسی سے التجا اور اُسی کے حضور زاری اور اسی کے دربار میں آہ وبکا کے ذریعہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور اُس کے پیارے مونہہ کی قسم ہے۔ کہ ہمارا اوڑھنا اور بچھونا سب دُعا ہی دُعا ہے۔ کیونکہ ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ جس کام میں ہم نے دُعا نہ کی۔ وُہی بے برکت ہوا۔ اور جس شغل میں ہم نے اپنے مالک کو یاد نہ کیا۔ وُہی منحوس قرار پایا۔ اور جس موقعہ پر ہم دُعا سے خالی ہوئے۔ وُہی ہمارے لئے وبال ہوا۔ کیونکہ ہمارا مالک خود فرماتا ہے۔

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ

یعنی خدا کو تمہاری کچھ بھی پروا نہیں۔ جب تک کہ تم اس کے حضور عاجزی اور زاری سے دُعائیں نہ کرتے رہو۔ پس ہم احمدیوں کو تو ہمارے امام نے سچ مچ دُعا گو بنا دیا ہے اور یقیناً یہ نام ہمارے لئے باعثِ صد فخر ہے۔ کہ ہم اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے کھاتے پیتے غرض ہر وقت اپنے مالک کے نام لیوا اور اُس کے آگے دستِ سوال دراز کئے رہتے ہیں۔ اور یہ فقیری ہمارے لئے موجب عزت ہے جیسا کہ ہمارا آقا فرماتا ہے۔

اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ

یعنی میرا خدا سے مانگنا۔ اور اُس کے دروازہ کا فقیر ہونا میرے لئے شرم کا باعث نہیں۔ بلکہ ہزار عزت اور شرف کا باعث ہے۔

پس ہم احمدیوں کا یہ طرۂ امتیاز ہے۔ کہ ہم ہر وقت خدا سے خیر طلب کرتے رہتے ہیں۔ لیکن جہاں یہ ایک صراطِ مستقیم ہے۔ وہاں افسوس ہے۔ کہ ایک چھوٹی سی غلط پگ ڈنڈی بھی کچھ دنوں سے نمودار ہو رہی ہے جس پر کبھی کبھی بعض ناواقف لوگ غلطی سے قدم رکھ دیتے ہیں۔ جس سے وُہ صراطِ مستقیم کی واضح سڑک سے قدرے دُور ہو جاتے ہیں۔ وہ غلط پگ ڈنڈی یہ ہے۔ کہ بعض لوگ اپنی دُعاؤں کے متعلق لوگوں کے سامنے یہ اظہار کرتے ہیں۔ کہ ہماری دُعائیں تیر بہدف ہیں۔ اور یہ کہ جو شخص ہم سے دُعاء کرانا چاہے۔ وُہ اس قدر نذرانہ پیش کرے۔ یا اگر کام ہو گیا۔ تو اس قدر رقم ادا کی جائے۔

غرض بعض اصحاب نے دُعا گو ہونے کا پیشہ اختیار کر لیا ہے۔ اور مختلف ضرورتوں والے اصحاب اُن سے ملتے اور اپنے لئے دُعائیں کراتے ہیں۔ اور نذر کا وعدہ لیا جاتا ہے۔ اور کامیابی پر ٹھیکہ کا طریق اختیار کیا جاتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص نذر مقرر کر کے ادا نہ کرے۔ تو اس کی سزاؤں کا ذکر اپنی مجلسوں میں کیا جاتا ہے۔ کہ فلاں شخص نے مجھ سے دُعا کرائی۔ مگر باوجود مقصد میں کامیاب ہو جانے کے اُس نے مقررہ وعدہ پورا نہ کیا۔ جس کی وجہ سے وُہ فلاں سزا میں گرفتار ہو گیا۔ اور فلاں نے وعدہ پُورا کیا۔ اور اس کے گھر نرینہ اولاد ہو گئی۔ یا وُہ مقدمہ جیت گیا۔ یا فلاں طالب علم پاس ہو گیا۔ یا فلاں تاجر کو تجارت میں بڑا نفع ہوا۔

غرض اپنی مجلسوں میں اپنی خوابوں کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ اپنی خوابوں اور کشوف کا اعلان انبیاء و مامورین اور ان کے خلفاء اور آئمہ ہی کر سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ تمام جماعت کے نمائندہ ہوتے ہیں۔ اور نمائندے کے صدق و کذب کا اثر ساری جماعت پر پڑتا ہے لیکن یہ لوگ نہ مامور ہیں نہ انکے خلفاء اور پھر اپنی خوابوں کا ماموروں کی طرح تحدی سے اعلان کرتے ہیں

حقیقۃ الوحی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس خطرناک گروہ کا بڑی تفصیل سے ذکر فرمایا ہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے ایک خطبے میں اس پیشہ ور گروہ کا تذکرہ نہائت تفصیل سے کیا ہے۔ اور ان سے سخت نفرت کا اظہار فرمایا ہے۔ پس میں قرآن و حدیث کے ارشادات اور صحابہ کے نمونے کو دیکھ کر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ارشادات کی روشنی میں صاف صاف لفظوں میں اس مضمون کے ذریعے جماعت کو آگاہ کرتا ہوں۔ کہ دعا گوئی کا کوئی پیشہ اسلام میں نہیں۔ اور اسلام اس سے بری الذمہ ہے۔ ہاں انبیاء اور ان کے خلفاء کو تمام دعاوی اور تحدیاں اور لوگوں کے سامنے اپنی دعاؤں کے نمونے پیش کرنا اور دعاؤں کے لئے مقابلے کا چیلنج دینا۔ اور دعاؤں پر نذریں یا شرطیں ٹھہرانا یہ سب جائز بلکہ مستحسن بلکہ نہائت ضروری ہیں۔ کیونکہ وہ سچے مذہب کے سچے نمائندہ ہوتے ہیں لیکن غیر مامور جو نہ خلیفہ ہو نہ امام وہ اگر دعا گوئی کی ایک دکان لے۔ اور لوگوں میں اپنی دعاؤں کی قبولیت کا چرچا کرے اور اس طرح لوگوں کو اپنی دعا کی دوکان کی طرف بلائے۔ تو یقیناً یہ ایک بدعت ہے۔ جس کا دُور ہونا جس قدر جلد ممکن ہو ضروری ہے۔ ورنہ آج جبکہ یہ بدعت اپنی ابتدائی شکل میں ہے۔ اگر جلد بند نہ کی گئی۔ تو یقیناً آگے چلکر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے۔ کہ اس کو دور کرنے کے لئے اجتماعی کوششیں بھی بارآور نہ ہونگی۔

ڈاکٹر فرائڈ کے بعض نظریات پر اجمالی نظر

یہود کا عروج و زوال

یہود کے عروج و زوال کی داستان ایک رنگ میں تاریخ عالم کے مختلف ادوار کی آئینہ دار ہے۔ اس قوم کی ابتدا غلامی سے ہوئی۔ فرعون مصر نے اس کو ایک عرصہ تک قید و بند کے آہنی سلاسل میں جکڑے رکھا۔ آخر اس کے دن پھرے۔ اور خدا نے اس کی رستگاری اور سربلندی کے لئے حضرت موسیٰؑ کو مبعوث فرمایا۔ جلوہ طور سے شرک کی تاریکیاں کافور ہوگئیں۔ اور ضرب کلیم سے فرعونی غلامی کی زنجیریں ہمیشہ کے لئے کٹ گئیں۔ اور دیو استبداد رود نیل کی عمیق لہروں میں ہمیشہ کے لئے غائب ہوگیا۔ ادھر غلامی کا دور ختم ہوا ادھر نبوت اور مملکت کی کرشمہ سازیوں سے قعر مذلت میں ڈوبی ہوئی قوم ثریا سے ہم آغوش ہوگئی۔ اور اسرائیلی سطوت و شکوہ کا چار دانگ عالم میں ڈنکا بجنے لگا۔ موسوی الہام و اعجاز سے سحر سامری کا دروغ بے فروغ ہوکر رہ گیا۔ وہ قوم جو کبھی پابند سلاسل تھی۔ اب تاج و اورنگ کی مالک ہوگئی۔ وہ جو گوسالۂ سامری کے سامنے سجدہ ریز تھے۔ خدا کی وحی کے نور کی مورد ہوئی۔ لیکن آہستہ آہستہ روحانی پہلو کمزور ہوتا چلا گیا۔ اور قلوب پر مادی رنگ چڑھتا گیا۔ اخلاق میں ابتذال اور اعمال میں تمرد آگیا۔ عہد قدیم کی خرابیاں عود کر آئیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ خدا نے ان کو اپنے انعامات سے محروم کر دیا۔ اور اسرائیل کی بھیڑیں پھر اکناف عالم میں منتشر ہوگئیں۔

انیسویں صدی میں مذہب پر دو شدید حملے

باوجود اس عالمگیر زوال و انحطاط کے یہودی مذہبی انہماک میں ضرب المثل تھے۔ ان کو مذہب اور الٰہیات سے خاص شغف تھا۔ ان کے علماء نے مذہب پر بے شمار کتابیں لکھیں۔ اور مغرب میں احساس مذہب کو زندہ رکھنے میں ہمیشہ کوشاں رہے۔ لیکن اب اس قوم میں سے بھی یہ احساس مٹتا جا رہا ہے۔ اور ان کے علماء کی علمی تحقیق میں دہریت کا رنگ غالب ہے۔ انیسویں صدی میں دنیائے مذہب پر دو شدید حملے ہوئے اور ان دونوں یورشوں کے پیچھے یہودی کا دل و دماغ کارفرما تھا۔ پہلا حملہ کارل مارکس نے کیا۔ سالہا سال کی تحقیق و تفتیش کے بعد اس جرمن یہودی نے یہ صدا بلند کی۔ کہ مذہب انسان کے لئے افیون ہے جس سے قوائے فکریہ مضمحل ہو جاتے ہیں۔ اور فکر و عمل میں پستی آجاتی ہے۔ اس واسطے مذہب کو انسانی لائحہ عمل سے خارج کر دینا چاہیئے اس کے علاوہ کارل مارکس نے دنیا کو بتلایا کہ انسانی افکار و اعمال کا واحد محرک معاشی ضروریات ہیں۔ اور دنیا میں جتنے انقلابات ہوئے ہیں۔ ان سب کی تہ میں معاشی محرکات کام کر رہے تھے۔ اس نے مذاہب کے عروج کو بھی اس مادی عینک سے دیکھا۔ اس صدا کا اٹھنا تھا۔ کہ مذہبی اداروں پر سراسیمگی طاری ہوگئی۔ اور ذہنی دنیا میں تلاطم برپا ہوگیا۔ دہریت کو فروغ حاصل ہوا۔ ابھی یہ حملہ جاری ہی تھا۔ کہ ایک اور یہودی عالم نے نفسیاتی محاذ سے مذہب پر برق آسا حملہ کیا۔ یہ نیا حملہ آور ڈاکٹر فرائڈ ہے۔ اس مضمون میں اس کے بعض نظریات پر اجمالی نظر ڈالنی مقصود ہے

اعصابی امراض کی طرف

ڈاکٹر فرائڈ ۱۸۵۶ء میں فرائل برگ (مویویا) میں پیدا ہوا۔ ابھی چار سال کا بچہ تھا۔ کہ اس کے والدین آسٹریا کے دارالحکومت وائنا میں چلے گئے۔ ابتدا ہی میں اسکو علم طب سے رغبت تھی۔ وائنا کی یونیورسٹی میں طب پڑھنے لگ گیا۔ طالب علمی میں ہی اسکو اعصابی امراض کی تحقیق و تشخیص کا بہت شوق تھا۔ اس اثنا میں اس نے نفسیات کا بھی غائر مطالعہ کیا۔ اور اس کے رجحانات میں تدریجی انقلاب آنا شروع ہوا۔ اسکو احساس ہوا کہ علم طب اور نفسیات کے امتزاج سے اعصابی امراض کی تشخیص زیادہ یقینی ہو سکتی ہے۔ وہ خود لکھتا ہے۔ کہ اکتالیس سال کی طبی سرگرمیوں کے بعد اسے معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ حکیم حاذق نہیں بنا اس ناکامی کے خیال کے عقب میں ایک قسم کا شعور بیدار ہو رہا تھا۔ جو اس کو کشاں کشاں نفسیات کے وسیع میدانوں میں لے جا رہا تھا۔ پھر ایک وقت آیا جب اس نے ساری توجہ بدنی امراض سے ہٹا کر اعصابی امراض پر مرتکز کر دی۔ پہلی دفعہ اس نے اس امر کا اعلان کیا کہ ہسٹیریا کا مرض مرد و زن دونو کو لاحق ہوتا ہے۔ اس خیال کو ماہرین فن نے مضحکہ خیز سمجھ کر اس کے علمی اکتشافات کا مذاق اڑایا۔ علمی حلقوں میں اس کی شدید مخالفت ہوئی۔ کیونکہ عام خیال یہ تھا۔ کہ ہسٹیریا کی شکایت صرف صنف نازک کو ہوتی ہے۔ اپنے نظرئیے کی تصدیق کے لئے اس کو بڑی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔

مذہب پر حملہ

کچھ عرصہ کی مخالفت کے بعد اس کا یہ نظریہ مقبول ہونا شروع ہوا۔ اس کامیابی نے اس کے رہوار فکر کے لئے تازیانے کا کام کیا۔ اس نے تحلیل نفسی کو متعارف کیا۔ اور تدریجاً اس کی تحقیق کا دامن الٰہیات سے جا الجھا۔ اس نے بھی مذہب کو بے حقیقت چیز قرار دیا۔ اور کہا کہ جب تک انسانیت عالم طفولیت میں تھی۔ اسکو تسکین خاطر کیلئے ایک ایسے فریب کی ضرورت تھی۔ اس کے نزدیک مذہب کا افادی پہلو محض اتنا ہے۔ کہ وہ ایک وحشی انسان کو غیر مرئی خوف دلا کر بے قابو نہ ہونے دے۔ اور تہذیب کے عروج سے یہ پہلو ضعیف ہو کر مٹ جاتا ہے۔ اپنی مشہور کتاب Future [illegible] میں مذہب پر شدید حملے کئے ہیں۔

ڈاکٹر فرائڈ نے خواب کے موضوع پر بھی بحث کی ہے۔ اس کے خیال میں خواب اور رؤیاء بے حقیقت چیزیں ہیں۔ وہ خواب کو حدیث النفس کہتا ہے۔ یہ نظریہ خواب تو کسی حد تک درست ہے۔ کیونکہ وہ تمنائیں اور آرزوئیں جو عالم بیداری میں انسان کے قلب میں موجزن رہتی ہیں۔ وہ نیند اور نوم کی حالت میں بھی متمثل ہو کر آجاتی ہیں۔ اسی طرح وہ خیالات جو انسان کسی سماجی یا اخلاقی ضابطے کے ڈر سے دبا دیتا ہے۔ وہ تحت الشعور میں دفن ہو جاتے ہیں۔ اور جب سارے قوے محو خواب ہوتے ہیں تحت الشعور بیدار ہوتا ہے اور وہ خیالات فعال صورت میں نظر آتے ہیں

لیکن مذہبی نظریۂ خواب اس کے برعکس ہے بعض لوگوں کی خوابیں بلکہ اکثر لوگوں کی اکثر خوابیں اضغاث احلام کا درجہ رکھتی ہیں۔ بایں ہمہ اہل مذہب کے نزدیک دیوار غیب میں خواب روزن کا کام دیتی ہے۔ ڈاکٹر فرائیڈ نے اپنے دار التجارب میں اپنے نظریے کی تصدیق کے تجربے کے ہزاروں اعداد و شمار جمع کئے۔ اگر مذہبی رنگ میں اس موضوع پر ریسرچ کی جائے۔ اور انبیاء اور اولیاء اور تمام مذاہب کے بزرگوں کی ان خوابوں اور رویا کو یکجا کیا جائے۔ جو ان کے زمانے میں پورے ہوئے اور ان کے ایفا کو لوگوں نے مشاہدہ کیا تو یقیناً اتنا مواد فراہم ہو جائے گا۔ جس سے فرائیڈ کے نظریہ خواب کا کافی بطلان ہو سکتا ہے۔

اگر فرائیڈ کی علمی انکشافات کے مذہبی پہلو کو نظر انداز کر دیا جائے۔ جس میں اسے سخت ٹھوکر لگی ہے۔ تو تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ اس نے نفسیاتی تحقیقات میں ایک حیرت انگیز انقلاب پیدا کر دیا۔ حرفی تحت الشعور کا نظریہ بذات خود ایک عظیم الشان انکشاف ہے۔ اس تاریک و تار گوشہ قلب کو اس نے اپنی مشعل تحقیق سے منور کیا۔ اور اعصابی نظام کے عوارض کا منبع معلوم کیا۔ اس نظریہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جرم کے ارتکاب کا دل پر ایک اثر ہوتا ہے اور وہ نسیاً منسیا نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ اس کو فراموش کرنے کی کوشش کرنے سے اعصاب میں فتور پیدا ہو جاتا ہے۔ اور جب تک اس کا اعتراف اور اقرار نہ کیا جائے اس کی خلش نہیں مٹتی۔ اور نہ ہی اس کے بد اثرات محو ہو سکتے ہیں۔

ڈاکٹر فرائڈ کا انجام

یہ افسوسناک امر ہے کہ دنیائے تحقیقات کے اس عظیم المرتبت کو لمبس کو اپنی عمر کے آخری ایام میں شدید مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ جب نازی جوع الارض کا سیلاب آسٹریا میں بڑھا تو تمام علمی ادارے اس کی لپیٹ میں آ گئے۔ اور یہ ویل پر کوہ الم ٹوٹ پڑا۔ ملک کی تباہی کچھ کم اندوہناک نہ تھی۔ مگر اس پر بھی بس نہ ہوئی۔ نازیوں نے ڈاکٹر فرائیڈ کو قید کر لیا۔ اور اس کی لیبارٹری کو مسمار کر دیا۔ وہ بہت قلیل عرصہ قید رہا۔ اس کے بعد اس کو آسٹریا سے جلا وطن کر دیا گیا۔ وہاں سے انگلستان آ گیا۔ جہاں اس کا شاندار استقبال ہوا۔ اور رائل سوسائٹی کی رکنیت بھی پیش کی گئی۔ جو اس نے منظور کر لی مگر ابھی زیادہ عرصہ نہیں گذرا تھا کہ اس کا انتقال ہو گیا۔

خاکسار۔ محمد حسین از لاہور

صنعت و حرفت

تھوڑے سرمایہ سے تجارتی کاروبار کرنیکے طریق

ہندوستان کی صنعت و حرفت کی ترقی میں ایک بہت بڑی روک یہ ہے۔ کہ ہر سال جو بے شمار نوجوان سکولوں اور کالجوں سے ڈگریاں لے کر نکلتے ہیں۔ ان کے پیش نظر سرکاری ملازمتوں کے سوا کچھ نہیں ہوتا اور اسے وہ اپنی زندگی کا انتہائی معراج سمجھتے ہیں۔ لیکن چونکہ ملازمتوں کی تعداد محدود ہے۔ اس لئے تعلیم یافتہ نوجوانوں کی بہت بڑی تعداد بے کاری۔ اور بے روزگاری کی پر محن زندگی بسر کرتے اور ملک کی غربت میں اضافہ کرنے کا باعث بن رہی ہے۔

ظاہر ہے۔ کہ ان حالات میں ہندوستان میں بے کاری کا سوال بہت اہم ہے۔ اور روز بروز زیادہ اہمیت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ کیونکہ جس قدر تعلیم بڑھ رہی ہے اسی قدر بے کاری میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ تعلیم یافتہ طبقہ کو بے روزگاری سے بچانے اور صنعت و حرفت کی طرف متوجہ کرنے کے لئے موجودہ نظام تعلیم میں بہت بڑی تبدیلی کرنے کی ضرورت ہے۔ اور جب تک تمام درسگاہوں میں صنعت و حرفت کی تعلیم کا بھی معقول انتظام نہیں کیا جائیگا۔ درسگاہیں تعلیم یافتہ بیکاروں میں اضافہ کرتی رہیں گی۔ لیکن خود نوجوانوں کو بھی اپنے زاویہ نگاہ میں کافی تبدیلی پیدا کرنی چاہیئے انہیں چاہیئے کہ ملازمتوں کو اپنی زندگی کا نصب العین بنانے کی بجائے اس حقیقت پر غور کرنا چاہیئے۔ کہ دوسرے ذرائع سے بھی کسب معاش ممکن ہے۔ بلکہ ملازمت کی نسبت زیادہ آسان اور فائدہ بخش ذرائع سے ممکن ہے کیونکہ صنعت و حرفت کا میدان ملازمتوں کے میدان کی طرح محدود اور پیچ در پیچ مشکلات سے گھرا ہوا نہیں۔ بلکہ اس میں ترقیوں کی بڑی گنجائش ہے۔ اور آزادانہ زندگی بسر کرنے کا موقع ملتا ہے۔

کئی لوگ جو ملازمتوں کے نہ ملنے کی وجہ سے صنعت و حرفت کی طرف متوجہ ہونا چاہتے ہیں۔ وہ اپنے رستہ میں سرمایہ کے نہ ہونے کو بہت بڑی روک سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ خیال قطعاً غلط اور سستی ہمت کا نتیجہ ہے۔ کہ بغیر معقول سرمایہ کے تجارت شروع نہیں کی جا سکتی۔ یا کوئی صنعتی کاروبار نہیں کیا جا سکتا۔ کچھ نہ کچھ سرمایہ کے ہونے کی ضرورت سے انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن محض سرمایہ کو تجارت میں کامیابی کا ذریعہ قرار دے لینا درست نہیں۔ تجارت کو فروغ دینے کے لئے سرمایہ سے بھی زیادہ ضرورت محنت اور جفاکشی کی ہوتی ہے۔ اگر انسان محنتی ہو۔ طبیعت میں استقلال رکھتا ہو۔ مشکلات سے گھبرائے نہیں۔ اور ساتھ دیانت داری کو ہر وقت پیش نظر رکھے۔ تو معمولی سرمایہ سے بھی اتنی ترقی حاصل کر سکتا ہے۔ جو ایک غیر محنتی انسان سست الوجود۔ اور بد دیانت سوداگر معقول سرمایہ لگا کر بھی حاصل نہیں کر سکتا۔ پھر بہت سی چیزوں کی تجارتیں ایسی بھی ہیں کہ برائے نام سرمایہ سے شروع کی جا سکتی ہیں۔

ذیل میں کسب معاش کے لئے ایسی چند چیزیں تیار کرنے کے طریق درج کئے جاتے ہیں

انگوٹھوں کے نشانات لینے کی سیاہی آسانی سے تیار کی جا سکتی ہے۔ اور چونکہ تقریباً سبھی دفاتر میں اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے اس کی تجارت فائدہ بخش ثابت ہو سکتی ہے۔ یہ سیاہی بنانے کا طریقہ حسب ذیل ہے۔

نگروسین	دو حصے
گرم پانی	دس حصے۔
گوند	ایک حصہ۔
گلیسرین	پچیس حصے۔
میتھیلیٹڈ سپرٹ	آٹھ حصے

پہلے گرم پانی میں نگروسین اور گوند کو حل کر لیں۔ اور گلیسرین ملا کر سرد کر لیں۔ اور اس کے بعد اسپرٹ شامل کر کے چھان لیں۔ سیاہی تیار ہے۔ اس کا نقش بہت صاف آئے گا۔ اور سیاہی عرصہ تک خشک نہ ہوگی۔ اگر یہ سیاہی چھوٹی چھوٹی شیشیوں میں بھر کر دو دو آنہ کے حساب سے بھی فروخت کی جائے۔ تو معقول فائدہ ہوگا۔

سائیکل کے لیمپوں میں جو عام طور پر معمولی مٹی کا تیل استعمال کیا جاتا ہے۔ اس سے بدبو بھی آتی ہے۔ اور دھواں نکلنے سے لیمپ کے شیشے بھی بالکل سیاہ ہو جاتے ہیں۔ اگر حسب ذیل طریقے سے سائیکل کے لیمپوں کا تیل تیار کیا جائے۔ تو بدبو اور دھوئیں کے نقائص سے پاک ہونے کی وجہ سے پبلک میں زیادہ مقبول ہوگا۔ اور اس کی تجارت پر منفعت ثابت ہوگی۔ تیل بنانے کا طریقہ درج ذیل ہے:۔

صاف شدہ سرسوں کا تیل۔	بیس حصے
واٹر وائٹ پٹرولیم۔	پانچ حصے
آئل آف سٹرونیلا۔	چند قطرے

ان چیزوں کو ملا لیں۔ تیل تیار ہے۔ بڑے شہروں کے علاوہ معمولی قصبات میں بھی اس کی فروخت سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

بے روزگار نوجوانوں کے لئے جیلیوں کی تجارت بھی بہت مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ یہ برائے نام لاگت پر آسانی سے گھروں میں تیار کی جا سکتی ہیں۔ اور بازار میں ان کی مانگ زیادہ رہتی ہے۔ جیلی اگر لذیذ ہونے کے ساتھ ہی ارزاں بھی ہو تو بازار میں بہت فروخت ہوگی۔

مثال کے طور پر کیلے کی جیلی بنانے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ اچھے پختہ کیلے لے کر ان کے قتلے تراش لیں۔ اور ہموزن پانی میں تقریباً ایک گھنٹہ تک ابالیں۔ جب کیلوں کے قتلے اچھی طرح گل جائیں۔ تو انہیں کپڑے کے ایک ٹکڑے میں ڈال کر چھان لیں اس کے بعد قتلوں کے وزن کے مطابق شکر کا قوام تیار کریں۔ اور تھوڑا سا لائم جوس یا ٹارٹرک ایسڈ گودے کے عرق میں ملا کر قوام میں ڈال دیں۔ اگر ٹارٹرک ایسڈ ملانا مقصود ہو۔ تو اسے پانی میں پہلے حل کر لینا چاہیئے۔ تقریباً ایک گھنٹہ تک اور جوش دیں۔ اور گرم گرم جیلی کو چوڑے موہنہ کی بوتلوں میں بھر لیں۔

خوش ذائقہ جیلی تیار ہے۔ اگر اس کی بوتل چار آنہ میں بھی فروخت کی جائے۔ تو معقول فائدہ ہوگا۔

امرود کی جیلی بنانے کا طریقہ یہ ہے امرودوں کو دھونے کے بعد تیز چاقو سے ان کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے تراش لیں۔ اور ایک پونڈ ٹکڑوں کو دو منٹ پانی میں ہلکی آنچ پر جوش دیں۔ یہاں تک کہ امرود کے ٹکڑے گل جائیں نرم ہو جانے پر ٹکڑوں کو مضبوط کپڑے کی ایک تھیلی میں ڈال کر آہستہ آہستہ دبائیں تاکہ عرق نکل آئے۔ اور اس عرق کو چھان کر ابالنا شروع کر دیں۔ جب اچھی طرح ابال آ جائے۔ تو اس میں شکر ملا کر دوبارہ جوش دیں۔ یہاں تک کہ قوام بن جائے امرود کی خوش ذائقہ جیلی برائے نام لاگت پر تیار ہے۔ بوتلوں پر اگر خوشنما لیبل چھپوا کر لگا دیئے جائیں۔ تو ان میں پبلک کے لئے اور بھی زیادہ جاذبیت پیدا ہو جائے گی۔

سرخ رنگ کی مہریں لگانے کی لاکھ تیار کرنے کا طریقہ حسب ذیل ہے،

لاکھ	چودہ حصے
رال	چوبیس حصے
سیندور	$\frac{1}{2}$ ۱ حصہ
بیریم سلفیٹ	چودہ حصے
سفیدہ	چار حصے
تارپین	چار حصے

پہلے لاکھ اور رال کو ہلکی آنچ پر پگھلا لیں۔ اور گرم حالت میں سیندور۔ بیریم سلفیٹ اور سفیدہ شامل کر دیں، آخر میں تارپین ملا کر پتلی پتلی سلاخیں تیار کر لیں۔

بقایا چندہ جلسہ سالانہ فوراً ادا کیا جائے

چندہ جلسہ سالانہ کے بجٹ میں ابھی قریباً پانچ ہزار روپیہ کی کمی ہے چونکہ سال کے ختم ہونے میں صرف چند روز باقی رہ گئے ہیں۔ اس لئے جماعت ہائے مقامی کو چاہیئے کہ بقایا وصول کر کے فوراً مرکز میں بھجوا دیں۔

(ناظر بیت المال)

تحریک جدید سال ہفتم کا وعدہ سو فیصدی پورا کرنیوالے مجاہدین

تحریک جدید کے جہاد کبیر میں حصہ لینے والے وہ احباب جو امتحان کا ساتواں پرچہ سو فی صدی کر چکے ہیں۔ ان کی ایک فہرست ذیل میں شائع کی جا رہی ہے۔ تحریک جدید وعدہ کرنے والے مجاہدین سے چاہتی ہے۔ کہ وہ اپنے وعدہ کی رقم جلد سے جلد ادا کر دیں۔ اس لئے کہ اس کی ادائیگی سے نہ صرف ثواب میں زیادتی کا موجب ہوگی۔ بلکہ یہ ادائیگی انہیں سابقون میں بھی شامل کر دے گی۔ آپ نے اخبار الفضل میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کا نمونہ پڑھ لیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالے اپنا ساتویں سال کا عطیہ ۲۲۳۶ روپیہ تحریک جدید کو عطا فرما چکے ہیں۔ پس جب کہ مومن سابقون کے ثواب کا حریص ہوتا ہے۔ اور موعود خلیفہ کا اپنا نمونہ آپ کے سامنے ہے۔ تو اب آپ سے یہ کہنا کہ ۳۱ مئی تک اپنا وعدہ ادا کر کے رضاء الٰہی حاصل کریں۔ نامناسب نہیں۔ اگرچہ آپ کا وعدہ مئی کے بعد جون، جولائی اگست، ستمبر یا اس کے بھی بعد کا کیوں نہ ہو۔ کیونکہ آپ ایک برگزیدہ الٰہی جماعت میں سے ہیں۔ السابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش کرنا آپ کا حق ہے۔ جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔ پس مئی کے بعد ادا کرنے کا وعدہ کرنے والے احباب بھی توجہ فرمائیں۔ اور ۳۱ مئی تک اپنا وعدہ پورا فرما دیں۔ اللہ تعالے توفیق بخشے۔

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

چوہدری خورشید احمد صاحب خورشید منور آباد ۶/۴
چوہدری عنایت اللہ خان صاحب جک ۴۹ جنوبی ۱۰/-
عبد اللطیف صاحب میڈیکل سکول امرتسر ۸/-
بابو محمد شعیب صاحب فیروز پور شہر ۲/-
رشید احمد خان صاحب دھوریی ۶/-
محمد اسلم صاحب علی پور کھیڑا یو۔پی ۵/۶
والدہ صاحبہ نصیر احمد خان صاحب منٹگمری ۵/۴
اہلیہ صاحبہ مستری عبد الحکیم صاحب گنج لاہور ۵/۸
والدہ صاحب مستری عبد الحکیم صاحب گنج لاہور ۶/۸
اہلیہ صاحبہ عبد الرحمن صاحب کھاریاں گجرات ۶/۸
محمد عارف صاحب کوٹھی گوردتہ پاک پتن ۵/۸
غلام حیدر صاحب سوک کلاں ۱۵/۴
اہلیہ صاحبہ ۵/۱۲
اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد نذیر خان صاحب المیوم آباد ۲۰/-
وزیر علی شاہ صاحب مرحوم معرفت محمد ارشاد احمد صاحب مابل پور ۵/۸
غلام احمد صاحب سکنہ گوجرانوالہ ۵/۲
مولوی عمرالدین صاحب شادیوال ۵/۰
شیر محمد صاحب ناصر آباد ۶/-

چوہدری محمد مالک صاحب قسیم مرحوم امین آباد ۵/-
سلیمہ بیگم بنت ضیاء الدین صاحب دہلی ۵/۶
ڈاکٹر غلام احمد صاحب حیدر آباد دکن ۴۰/-
ہمشیرہ مولوی بہاؤالدین صاحب حیدر آباد دکن ۶/-
ہدایت علی صاحب حیدر آباد دکن ۵/۸
میاں محمد عمر صاحب سیسنگ کلکتہ ۴۰/-
چوہدری سردار خان صاحب نئی دہلی ۱۶/-
شیخ محمد اکرام صاحب تاجر دار الفتوح قادیان ۳۳/۳
شیخ عبد القادر ریاض محمود صاحب سلطان پورہ ۱۰۸/-
محمد عبد اللہ صاحب دفتر ریویو قادیان ۵/۱۰/-
منشی عبد العزیز و غلام حسین صاحب گوجرہ ۳۳/-
صوفی محمد یعقوب صاحب قادیان ۱۲/۶/۹
اہلیہ صاحبہ " " ۶/۴/۹
شیخ محمد حسین صاحب پنشنر " ۲۱/-
ملک صلاح الدین صاحب ایم اے معہ والدہ صاحبہ قادیان ۱۰/۱۴
والدہ صاحبہ مرحومہ چوہدری مشتاق احمد صاحب قادیان ۵/-
چوہدری اللہ دتا خان صاحب محمود آباد جہلم ۵/۹
چوہدری عبد الحفیظ صاحب نئی دہلی ۲۰/-

چوہدری محمد الدین صاحب بھوبان وڈالہ ۵/۱۰/-
" محمد علی صاحب سوہادہ ڈھلوان ۷/-
سیدہ رفعت صاحبہ سیالکوٹ ۱۰/۱۲
بابو محمد اسمٰعیل صاحب معتبر رسالپور ۷۳/-
چوہدری فضل احمد صاحب نوشہرہ پسرور ۱۹/-
" شاہ محمد صاحب پنشنر ٹپیالہ گجرات ۵۳/-
میاں خوشی محمد صاحب " " ۵/۴
" تاج محمد صاحب " " ۵/۳
" محمد حسین صاحب " " ۵/۳
صوبیدار شیر ولی صاحب رام گرہ ۳۰/-
اہلیہ صاحبہ " " ۵/۸
غلام مرتضٰی صاحب " ۶/۱/۶
محمد خان صاحب " ۵/-
رشید احمد صاحب " ۵/۸
ظفر اللہ خان صاحب " ۵/-
شریف احمد صاحب " ۷/-
امین الدین صاحب " ۵/-
ظہور الدین صاحب " ۵/۳
شریف احمد صاحب " ۵/-
محمد حفیظ صاحب ۶/-
غلام حسین صاحب ۵/-
نعمت اللہ صاحب " ۵/-
عیلی خان صاحب " ۵/-
عبد القدیر صاحب " ۵/-
سراج الدین صاحب " ۵/-
محمد عبد اللہ صاحب " ۵/-
حوالدار غلام محمد صاحب " ۵/-
عبد الرحمن صاحب " ۵/-
محمد انور صاحب " ۵/-
غلام رسول صاحب " ۵/-
عبد اللہ صاحب افریدی " ۵/-
نعمت اللہ صاحب " ۵/-
اقبال احمد صاحب " ۵/-
محمود احمد صاحب " ۵/-
دیوان علی صاحب " ۵/۲
نور احمد صاحب " ۵/-
غلام فرید صاحب " ۵/۸
نائک بشیر احمد صاحب " ۹/-
ڈاکٹر لطیف احمد خان صاحب کیمبلپور ۹۰/-
بابو ضیاء الحق خان صاحب معہ اہل و عیال سوٹران ۵۹/۱۴
بابو سراج الدین صاحب قادیان ۲۷۷/-
امۃ الرشید صاحبہ بنت مرزا محمد شفیع صاحب قادیان ۱۰/-

نام	رقم
حکیم عبدالعزیز خانصاحب قادیان	۸/۸/-
خواجہ محمد صدیق صاحب بھریا روڈ سندھ	۱۱/۶/-
اہلیہ سید نور حسن شاہ صاحب شیخ پور	۵/۸
بابو قمرالدین صاحب جلال پور جٹاں	۱۱/-
منشی غلام حیدر صاحب تلونڈی راہوالی	۳۳/-
ملک امام الدین ـ گلاب الدین صاحب جھگڑیا	۴۲/-
جمعدار سونبر خانصاحب باڈہ سندھ	۷/۱۲
چوہدری عبدالعزیز صاحب چک ۳۹ ع ب ۱۲	۵/-
" رحمت خانصاحب چیچا وطنی	۵/۱
" محمد عبداللہ صاحب گوڑہ جالندھر	۵/۷
مہر صالح محمد صاحب بنگلہ خیر والا	۱۰/-
مبارکہ بیگم صاحبہ بھوپال	۵/۶
والدہ صاحبہ صغیر حسین صاحب امرتسر	۵/۶
ملک عزیز احمد صاحب لودھراں	۵/۴
اہلیہ صاحبہ سردار گوڑے خان صاحب مکولہ	۶/-
چوہدری بشیر احمد صاحب بڑیوالہ ملتان	۷/۸
مستری نذیر محمد صاحب قادیان	۵/۶
علی بن عبدالقادر صاحب بھاگلپوری	۵۱/-
بابو نعیم احمد خانصاحب معہ اہلیہ صاحبہ نارتھ والا	۱۶/-
میاں غلام رسول صاحب پوٹھین رعیہ	۹/۴
میاں مہرالدین صاحب نیض پور	۵/۵
ڈاکٹر سعیدہ اختر صاحبہ کانپور	۷/-
بابو محمد اسماعیل صاحب اوورسیر لوپوکے	۶۰/-
مستری فضل کریم صاحب ع ۲ اکھنور	۱۳/۸
اہلیہ صاحبہ سعید احمد صاحب قادیان	۵/۴
منیرالدین احمد صاحب چک ع ۲ L.R.A منٹگمری	۱۰/۸
مجیدالدین احمد صاحب " " " "	۵/۴
چوہدری سردار خان صاحب موہلنکے	۱۴/۱
محمد شفیع صاحب پٹواری چیچو کی ملیاں	۱۰/۶
منشی حشمت علی صاحب پٹواری پاکپتن	۱۲/۴
رستم علی صاحب عالم گڑھ	۵/۶
عبدالوحید صاحب سٹیم لاہور مسلم ٹاؤن	۲۰/-
چوہدری محمد علی صاحب گجرات	۱۵/۴
حاجی محمد نذیر صاحب شاہجہان پور	۴۵/-
اہلیہ صاحبہ " " ۵/۶۰ اور سابقہ ناسبق	
مرزا جلال الدین صاحب مرحوم مرزا احمد یعقوب صاحب قادیان	۵/۶
امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ قاضی محمد عبداللہ صاحب قادیان	۱۳/-
امۃ الوہاب دختر " " " "	۶/۸
اہلیہ صاحب محمد اسماعیل صاحب دارالسعت قادیان	۵/۴
اہلیہ صاحبہ مولوی اللہ دتا صاحب (جموئی) دارالفضل قادیان	۵/۷
محمودہ خاتون صاحبہ دارالرحمت قادیان	۲۲/۸
میاں احمدالدین صاحب پاٹھریانوالی	۵/۱۴

(باقی)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ـ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے ـ کہ منکہ اسماعیل ـ میر محمد پسران احمد بخش ذات راجپوت سکنہ الڑینڈی تحصیل و ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹ ـ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے ـ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام مرزاپور درخواست کی سماعت کیلئے یوم مورخہ ۵/۱۴ ۱ مقرر کیا ہے ـ لہذا جائے مذکور اسماعیل ـ میر محمد کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں ـ مورخہ ۹ ۴/۴۱

بورڈ کی مہر

دستخط چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ
گورداسپور ضلع گورداسپور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۵؍اپریل۔ وزارت بحری کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ برطانی آبدوزیں بحیرہ روم میں اس وقت تک دشمن کے ایک لاکھ نوے ہزار ٹن کے جہاز غرق کر چکی ہیں۔ جو سسلی سے شمالی افریقہ جانا چاہتے تھے۔

لنڈن ۱۵؍اپریل وشی گورنمنٹ نے جرمنی سے درخواست کی تھی۔ کہ فرانس کے ۲۰ لاکھ جنگی قیدی اور ۴۵ ہزار زخمی مزدور واپس بھیج دیئے جائیں۔ موسیو دارلان یہ درخواست خود لے کر گیا تھا۔ مگر جرمنی نے اسے نامنظور کر دیا ہے۔

لاہور ۱۵؍اپریل آج لاہور ہائیکورٹ نے مسٹر کے۔ ایل۔ گابا۔ ایم۔ ایل۔ اے کو دیوالیہ قرار دے دیا۔ اب آپ اسمبلی کے ممبر بھی نہ رہ سکیں گے۔

حیدرآباد دکن ۱۵؍اپریل حضور نظام کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ ریاست کی طرف سے حکم دیا گیا ہے کہ ایک سال تک ماتم کیا جائے۔

لنڈن ۱۵؍اپریل برطانیہ کے وزیر خوراک نے آج ایک تقریر میں کہا۔ کہ آئندہ تین ماہ تک خوراک کے سلسلہ میں ہمیں مشکلات پیش آئیں گی۔ لوگوں کو چاہیئے کہ راشن کے معاملہ میں احتیاط سے کام لیں اس بارہ میں وزارت خوراک سے ہدایات حاصل کی جا سکتی ہیں۔

لاہور ۱۵؍اپریل۔ لائل پور کانفرنس کے فیصلہ کے مطابق آج مارکیٹنگ ایکٹ اور سیلز ٹیکس کے خلاف بطور پروٹسٹ لاہور۔ امرتسر۔ انبالہ جالندھر۔ ہوشیارپور۔ جہلم۔ راولپنڈی وغیرہ منڈیوں میں ہڑتال کی گئی۔ حکومت نے اس قانون کا نفاذ یکم ستمبر پر ملتوی کر دیا ہے پھر بھی ہڑتال نہ رک سکی۔ ذمہ دار لیڈر اس پیشکش سے پیدا شدہ صورت پر ۱۹؍اپریل کو غور کریں گے

ایتھنز ۱۶؍اپریل یونان گورنمنٹ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ اس وقت شمالی سرحد سے پچاس میل کے فاصلہ پر لڑائی ہو رہی ہے۔ دشمن کی موٹر فوج کے دستے پچیس میل شمال میں اور بڑھ گئے ہیں اور یونانی فوج نئے مورچوں پر ہٹ کر آ گئی ہے۔ استنبول کی ایک خبر ہے کہ بلغاریہ کی فوجوں نے تھریس کے ایک مفتوحہ علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ مگر اس خبر کی تصدیق ابھی نہیں ہوئی۔

لنڈن ۱۶؍اپریل مسٹر چرچل نے آسٹریلیا کے وزیر اعظم مسٹر منزیز سے خواہش کی تھی۔ کہ وہ ابھی کچھ دن اور برطانیہ ٹھہریں۔ آپ نے قائم مقام وزیر اعظم سے بھی بذریعہ تار اس خواہش کا اظہار کیا تھا۔ مسٹر منزیز نے اسے منظور کر لیا ہے۔ مسٹر فیڈن قائم مقام وزیر اعظم آسٹریلیا نے کہا کہ یونان اور لیبیا سے خوشکن خبریں آ رہی ہیں۔ مگر ان لڑائیوں میں برطانیہ کو جو دھکے لگے ہیں۔ ان کی اہمیت کا پورا پورا احساس ہونا چاہیئے۔

لنڈن ۱۶؍اپریل۔ برطانی طیاروں نے کیل کی جرمن چھاؤنی پر ۳۸واں حملہ کیا۔ اور دوبارہ گشت لگاتے ہوئے تین جرمن ہوائی جہاز مار گرائے برطانیہ میں کل رات چھ بمبار گرائے گئے۔ جرمن طیاروں کے ایک زبردست حصے نے شمالی آئرلینڈ پر شدید حملے کئے۔ خطرہ ہے کہ وہاں سخت جانی نقصان ہوا ہوگا۔ انگلستان میں بھی بعض جگہ حملے ہوئے۔ اور کچھ جانی و مالی نقصان ہوا۔ دکانوں اور بعض صنعتی عمارتوں کو بھی نقصان پہنچا۔

قاہرہ ۱۶؍اپریل۔ ایک سرکاری اعلان میں بیان کیا گیا ہے کہ سولم کے علاقہ میں گشتی دستے چکر لگا رہے ہیں۔ اور توپیں گرج رہی ہیں۔ جرمنوں نے طبروق پر جو ہوائی حملہ کیا تھا۔ اس میں ان کے ۲۴ ہوائی جہاز برباد کر دیئے گئے۔ پندرہ ٹینک بھی برباد ہو گئے۔ سو جرمن سپاہی ہلاک اور دو سو قید ہوئے۔

لنڈن ۱۶؍اپریل۔ جاپان اور روس کے سمجھوتہ پر جرمن سرکاری حلقوں کی طرف سے ابھی کوئی اظہار رائے نہیں ہوا۔ ماسکو کے جرمن سفیر کو برلن بلایا گیا ہے۔ ہزاروں جرمن مزدور روس کی جرمن سرحد پر قلعے بنا رہے ہیں۔

قاہرہ ۱۶؍اپریل۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ یونان میں جرمن فوجوں سے انگریزی فوجوں کی مڈبھیڑ ہو گئی ہے طبروق کی لڑائی کی حالت بدستور ہے۔ لیکن سولم میں دشمن کی فوجوں کو نقصان پہنچایا گیا ہے۔ دشمن نے یہاں مورچے بنائے تھے۔ ان پر ہماری فوجوں نے پیچھے سے حملہ کر دیا۔ اور اس کی موٹروں کو آگ لگا دی۔ طبروق کی لڑائی میں برطانی بیڑا بھی سرگرمی سے حصہ لے رہا ہے۔

لنڈن ۱۶؍اپریل سرکاری حلقوں کا بیان ہے کہ گو حالات نازک ہیں۔ مگر مصر کو کوئی فوری خطرہ درپیش نہیں اگر فرانسیسی گورنمنٹ نرمی سے کام نہ لیتی۔ تو جرمن فوجیں لیبیا میں نہ پہنچ سکتیں یہ فوجیں تیونس کے سمندری کناروں کے ساتھ ساتھ گئی ہیں۔ اور برطانی آبدوزیں فرانس کی سمندری حد میں نہیں جاتیں۔

لاہور ۱۶؍اپریل آج شام کے ۵ بجے قلعہ کے پاس جنگی ہتھیاروں کی نمائش کی گئی۔ قریباً چالیس پچاس ہزار اشخاص کا ہجوم تھا۔ مصنوعی جنگ بھی لڑی گئی۔ ٹینکوں۔ مشین گنوں۔ ہوائی جہازوں اور زمین کھودنے کی مشینوں نے کام کیا۔ لڑائی کا مورچہ تیار کیا گیا۔ لاؤڈ سپیکروں کے ذریعہ ہر نقل و حرکت کی وضاحت کی جاتی تھی

لنڈن ۱۶؍اپریل۔ اس وقت یوگوسلاویہ کی فوجی حالت اچھی نہیں سروی افواج چونکہ کئی حصوں میں تقسیم ہو چکی ہیں۔ اس لئے وہ مل کر مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ انہوں نے لڑائی چھوڑ دی ہے۔ وہ برابر دشمن پر چھاپے مارتی رہیں گی۔ تاہم اس کے متعلق زیادہ امیدیں نہیں باندھنی چاہئیں۔

لنڈن ۱۶؍اپریل یونان میں یونانی اور برطانی فوجوں نے جو نیا مورچہ قائم کیا ہے۔ وہ سالونیکا سے البانیہ کے شہر کورٹزا تک پھیلا ہوا ہے۔ گو اس پر جرمنوں کا دباؤ بڑھ رہا ہے۔ لیکن جیسا کہ نازی پروپیگنڈا کر رہے ہیں یہ صحیح نہیں کہ برطانی افواج یونان کو خالی کر رہی ہیں۔ بلکہ وہاں مزید دستے بھیجے جا رہے ہیں۔ کل یونان کی ہوائی لڑائیوں میں دشمن کے گیارہ بمبار برباد کر دیئے گئے۔

لنڈن ۱۶؍اپریل۔ اس ماہ میں اب تک دشمن کے ۵۶ ہوائی جہاز برطانیہ میں رات کے وقت گرائے جا چکے ہیں۔ کل دن میں برطانی طیاروں نے لورین پر حملے کئے۔ جہاں دشمن کی ہوائی کشتیوں کا اڈہ ہے ہینگروں پر بھی مشین گنوں سے گولیاں برسائی گئیں

لنڈن ۱۶؍اپریل اگلے موسم گرما تک امریکہ ہر ماہ چار ہزار ہوائی جہاز تیار کرنے لگے گا۔ اب وہ ایسے بمبار تیار کر رہا ہے۔ جن کا وزن ۲۱ ٹن اور رفتار ۲۹۵ میل فی گھنٹہ ہے اور تین ہزار میل کا فاصلہ طے کر سکتے ہیں۔

دہلی ۱۶؍اپریل ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ بحری محاصل سے ماہ مارچ میں ۳ کروڑ ۲۶ لاکھ کی آمد ہوئی۔ فروری میں ۳ کروڑ ۲۷ لاکھ تھی گذشتہ سال مارچ میں ۳ کروڑ ۹۰ لاکھ ہوئی تھی۔

لنڈن ۱۶؍اپریل ایبے سینیا میں اطالوی فوجیں دو بستیوں آبادیاں شمال مشرق اور شمال مغرب میں ایک سو بیس میل اور دو سو میل کے فاصلہ پر جمع ہو رہی ہیں۔ اندازہ ہے کہ ان میں چالیس ہزار اطالوی اور ۳۶ ہزار دیسی سپاہی ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی